وقت کی پابندی

Punctuality

مسٹر ایچ۔ بی۔ واتیا، کمنی بینک کینیا کی مرکزی شاخ کے برانچ منیجر تھے۔ وہ اس بات پر غور کر رہے تھے کہ اپنی شاخ کی ملازمین میں وقت کی پابندی کیسے دوبارہ قائم کی جائے (کمار ۱۹۸۴)۔ اکثر ملازمین دن میں کئی بار کام کرنے کیا وقات میں وقت نکال لیتے تھے جس کی وجہ سے کام ادھورا رہ جاتا تھا اور اسے مکمل کرنے کے لیے اضافی وقت (اوور ٹائم) کی ادائیگی بھی کرنی پڑتی تھی۔

یہ مسئلہ عمومی طور پر کینیا کے دیگر بینکوں میں درپیش نہیں تھا سوائے بھارت بینک کے جو ایک بھارتی بینک تھا جس کی کینیا میں شاخیں تھیں۔ دیگر مقامی اور برطانوی بینک اپنے عملے پر قابو رکھے ہوئے تھے تاکہ حاضری کو یقینی بنایا جا سکے۔ پہلے پہل مسٹر واتیا نے ملازمین کو وقت کا پابند بنانے کے لیے سمجھانے کی کوشش کی۔ انہوں نے کئی مواقع پر نصیحتیں بھی کی لیکن اس کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔ ان طریقوں میں ناکامی کے بعد انہوں نے قصور وار عملے کو سزا دینی شروع کی۔ اس سے کچھ بہتری تو آئی لیکن من چاہے نتائج حاصل نہ ہو سکے۔ مزید یہ کہ مسٹر واتیا کو یہ بھی احساس ہوا کہ اس طریقے کا زیادہ وقت تک استعمال کرنا مزید سنگین مسائل پیدا کر سکتا ہے۔ اس لیے انہوں نے صورتحال پر غور و فکر کرنے اور مسئلے کی جڑ تلاش کرنے کا فیصلہ کیا۔

تحقیقات سے معلوم ہوا بغیر اجازت لیا جا رہا وقفہ زیادہ تر ذاتی کاموں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا، جیسے خریداری، ذاتی امور، دوستوں سے ملاقات، کافی پینے جانا وغیرہ۔ پکڑے جانے پر ملازمین زیادہ تر یہی بول دیتے تھے کہ وہ کافی پینے گئے تھے۔ مسٹر واتیا نے نوٹ کیا کہ برانچ میں نہ تو کوئی کینٹین تھی اور نہ ہی ایسی جگہ جہاں اسے قائم کیا جا سکے۔ جبکہ دیگر مقامی اور برطانوی بینکوں میں اس کی مناسب سہولت موجود تھی۔

ایک آٹومیٹک کافی مشین لگائی گئی لیکن یہ اقدام کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ ملازمین نے شکایت کی کہ کافی کا معیار اچھا نہیں ہے۔ ملازمین نے اعتراض کیا اور مشین استعمال کرنے سے انکار کر دیا۔

مسٹر واتیا نے یہ بھی دیکھا کہ برانچ کے حاضری رجسٹر میں اس بات کی کوئی گنجائش نہیں تھی کہ اگر کوئی ملازم باہر جائے تو اُن کی غیر حاضری کا وقت درج کیا جا سکے نہ ہی اس پر قابو پایا جا سکتا تھا۔

اس مسئلے کے حل کے لیے انہوں نے مرکزی دروازے پر ''ٹائم کلاک'' لگانے کا فیصلہ کیا جس کے ساتھ ''اندر اور باہر'' کے خانے رکھے گے اور ملازمین کو ہدایت دی گئی کہ وہ اپنی آمد، روانگی اور غیر حاضری کے اوقات کو حاضری کارڈ پر درج کریں۔ باہری کام کو متعلقہ افسر یا سپروائزر سے تصدیق کروانا ضروری قرار دیا گیا۔

جب یہ تجویز ملازمین کے ذریعے یونین کے علم میں آئی تو پہلے اس کی مخالفت کی گئی۔ تاہم مسٹر واتیا نے وضاحت کی کہ یہ حاضری ریکارڈ کرنے کا ایک سائنسی طریقہ ہے جس میں جعلسازی ممکن نہیں۔ اسی دوران تین ملازمین کو بددیانتی اور فراڈ کے الزام میں ملازمت سے نکال دیا گیا۔ انھوں نے حاضری رجسٹر میں وقت میں ردوبدل کر کے غیر کام شدہ وقت کے لیے اضافی وقت کی مانگ کرڈالی۔ یہ بات اس وقت ثابت ہوئی جب مسٹر واتیا نے بغیر اطلاع کے رات گئے برانچ کے اچانک دورے کیے اور وقتاً فوقتاً رجسٹر کی نقل حاصل کی۔

مسٹر واتیا نے یونین کے نمائندوں کو بتایا کہ ''ٹائم کلاک'' لگانے سے ملازمین کی وقت میں ردوبدل کرنے کی خواہش ختم ہو جائے گی۔ جو لمبے وقت تک ملازمین کے لیے فائدہ مند ہے۔ یونین اس تجویز کو تقریباً قبول کرنے پر آمادہ ہوگئی لیکن مکمل طور پر قائل نہ ہوسکی۔ اسی دوران ریجنل منیجر کو یونین کے صدر سے اس تجویز کا علم ہوا اور انھوں نے مشورہ دیا کہ چونکہ کینیا میں کسی اور بینک نے یہ طریقہ اختیار نہیں کیا اس لیے اس اسکیم کی منظوری کینیا بینکرز ایسوسی ایشن کے سیکریٹری سے لی جائے۔

سیکریٹری سے رجوع کرنا ناکام ثابت ہوا۔ وہ قدیم برطانوی روایات کے حامل شخص تھے اور بینکاری کے شعبے میں ''ٹائم کلاک'' کے نفاذ کے خیال سے ہی پریشان ہو گئے۔ انہیں قائل کرنے کی تمام کوششیں کی گی اس میں کوئی قباحت نہیں اور بڑی کارپوریشنز میں یہ نظام عام ہے، سب ناکام ہوئی۔ دیگر بینکاروں نے بھی انفرادی طور پر اس خیال کی حمایت نہیں کی۔ اکیلے قدم نہ اٹھانے کی وجہ سے ریجنل منیجر نے مسٹر واتیا کو مشورہ دیا کہ اس منصوبے کو ترک کر دیا جائے۔

مسٹر واتیا آج بھی، تیس سال بعد اپنے دوستوں کو یہ کہانی سناتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ آخر ان سے غلطی کہاں ہوئی۔